السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حدیثوں میں آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ش فاعتی لاہل الکبائر من امتی اور حضور ﷺ نے فرمایا ہے۔ بعض لوگ میری امت میں سے ایک جماعت کے لوگوں کی شفاعت کریں گے بعض ان میں سے وہ شخص ہیں کہ ایک قبیلہ کی شفاعت کرے گا۔ یہاں تک کہ تمام امت جنت میں داخل ہوگی الفاظ حدیث شریف یہ ہیں۔

عن ابی سعد ان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلوقال ان من امتی من یشفع للقبیلۃ (الحدیث) ترمذی باب صفۃ الصلوۃ

لہذا اپ بذریعہ اخبار اہل حدیث ان احادیث کی تحقیق و مفہوم معنی سے مطلع فرمائیں۔؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

ایک شفاعت کبریٰ ہوگی۔ جو عام امت کے لئے ہوگی جس کی بابت ارشاد ہے وَلَسَوفَ يُعطيكَ رَبُّكَ فَتَرضىٰ 5 دوسری شفاعت اسی تفصیل سے بلکہ اس سے بھی زیادہ مفصل ہوگی۔ جس میں کچا گرا ہوا بچہ بھی ماں کی شفاعت کرے گا۔ یہاں تک کے سب سے اخیر خدائے تعالیٰ فرمائے گا۔ کہ سب نے شفاعت کرلی۔ لم یبق الا ارحم الراحمیناب تو ارحم الراحمین (خدا) ہی باقی رہ گیا ہے۔ وہ رحمت کے دونوں ہاتھوں سے دوزخیوں کو نکال دے (گا۔ یہاں تک کہ سب امت بہشت میں داخل ہوجائے گی۔ ان پچھلے لوگوں کا نام ہوگا۔ عتقاء اللہ[(1)](شعبان المعظم 1342ء ہجری

1۔ یعنی اللہ کے آزاد کردہ بندے۔ اللھم عتقنا من النار۔ آمین۔ (راز)

فتاویٰ ثنائیہ

جلد 01 ص 221

محدث فتویٰ